

Published:
June 30, 2025

The Style of War and Peace in the Prophetic Biography (Seerah) and Global Humanitarian Principles: A Comparative and Analytical Study

سیرت نبوی ﷺ میں جنگ و امن کا اسلوب اور عالمی انسانی اصول: ایک تقابلی و تحقیقی مطالعہ

Muhammad Tauqeer Abbas
PhD Scholar, University of Gujarat

Dr. Shoaib Arif
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Gujrat

Abstract

In human history, war and peace have always remained a great trial for civilizations and states. During times of peace, it is relatively easy to speak about human rights, justice, tolerance, and peaceful coexistence; however, the true standard emerges when a society passes through an environment of war, conflict, and fear. In such circumstances, many civilizations violate human values. In contrast, the Seerah of the Prophet ﷺ presents a unique and exalted moral model in which even war remains subject to justice, mercy, and human dignity, while peace is not merely the absence of conflict but is founded upon trust, agreements, and respect for humanity.

The Messenger of Allah ﷺ never used war as a means of revenge or display of power; rather, he adopted it as a limited and ethical measure for the elimination of oppression and the restoration of peace. Non-combatants, women, children, the elderly, worshippers, and civilian populations were always protected. Prisoners of war were treated with kindness, wounded enemies were not subjected to further cruelty, and after victory, general amnesty and forgiveness were preferred.

In the modern world, international laws such as the Geneva Conventions, the Universal Declaration of Human Rights, and the International Criminal Court legally embody these very principles. However, in practical reality, powerful states often ignore such principles. In contrast, the distinctive feature of the Prophetic model is that along with law, faith, morality, and consciousness of God are also integral elements, due to which both war and peace remain subject to human dignity.

This research article examines the principles of war and peace in the Seerah of the Prophet ﷺ and presents them in a comparative study with modern international human rights standards. The study concludes that the Seerah of the Prophet ﷺ still provides strong and practical guidance for global peace, human rights, and interfaith harmony.

Published:
June 30, 2025

Keywords: Seerah of The Prophet ﷺ, Respect for Humanity, International Human Rights, Ethics of Warfare, Peace and Treaties, Rights of Prisoners, Protection of Non-Combatants, Forgiveness and Amnesty, Interfaith Relations

تعارف

اسلامی تعلیمات میں احترامِ انسانیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید نے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا اور اس کی عزت و حرمت کو اس کے مذہب یا نسل سے مشروط نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت اس اصول کی عملی تفسیر ہے، جہاں ہر موقع پر انسانی وقار کو مقدم رکھا گیا۔ جنگی حالات میں بھی آپ ﷺ نے عدل، رحم اور رواداری کو بنیاد بنایا اور امن کے مواقع پر صلح، مکالمہ اور معاہدے کو ترجیح دی۔

یہ مضمون اس بات کا تقابلی مطالعہ پیش کرتا ہے کہ سیرت نبوی ﷺ میں جنگ و امن کے اصول کس طرح جدید عالمی انسانی حقوق کے منشور سے ہم آہنگ ہیں۔ اس میں غیر جنگجو افراد کے تحفظ، قیدیوں کے حقوق، سفارت کاروں کے احترام، اور معاہدات کی پاسداری جیسے پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ یہ واضح ہو سکے کہ نبوی منہج نہ صرف اُس وقت کے لیے بلکہ آج کے عالمی نظام کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

اس تحقیق کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ موجودہ دور میں عالمی سطح پر انسانی حقوق کی پامالی، جنگی جرائم اور بد عہدی کے واقعات عام ہیں۔ ایسے حالات میں سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ کس طرح طاقت کو عدل اور رحم کے تابع رکھا جائے، کس طرح دشمن کو بھی انسانی وقار کا حق دار سمجھا جائے، اور کس طرح امن کو اصل مقصد قرار دیا جائے۔ یہ اصول نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ پوری انسانیت کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

جنگ و امن میں انسانی اصولوں کی ضرورت

انسانی تاریخ میں جنگ ہمیشہ طاقت کے مظاہرے اور بربریت کا ذریعہ رہی ہے۔ فاتح تو میں شکست خوردہ کو کچل دیتی تھیں، عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا جاتا تھا، اور شہری آبادی کو قتل عام کا نشانہ بنایا جاتا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس رویے کو بدل کر ایک نیا معیار قائم کیا۔ آپ ﷺ نے جنگ کو اخلاقی حدود کے تابع کیا اور امن کو اصل مقصد قرار دیا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبوی منہج میں انسانی وقار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

قرآن مجید میں قتال کی اجازت صرف مظلوموں کے دفاع کے لیے دی گئی ہے: "اُوْدُنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظَلَمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهٖمْ لَقَدِيْرٌ" (الحج: 39)۔ اس آیت سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ جنگ کا مقصد ظلم کا خاتمہ اور مظلوموں کی مدد ہے، نہ کہ طاقت کا بے جا استعمال۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت میں اس اصول کو عملی طور پر نافذ کیا۔ آپ ﷺ نے کبھی جنگ کو ذاتی انتقام یا طاقت کے اظہار کے لیے استعمال نہیں کیا بلکہ ہمیشہ عدل، رحم اور انسانی وقار کو مقدم رکھا۔

Published:

June 30, 2025

نبوی منہج میں امن کو اصل اور مطلوب حالت قرار دیا گیا ہے۔ صلح حدیبیہ اس کی روشن مثال ہے، جہاں بظاہر مسلمانوں کو سخت شرائط پر معاہدہ کرنا پڑا لیکن رسول اللہ ﷺ نے امن کو ترجیح دی۔ اس معاہدے نے بعد میں اسلام کے پھیلاؤ اور بین المذاہب تعلقات کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ امن و قوت نقصان کے باوجود طویل المدت فائدہ دیتا ہے اور انسانی وقار کو محفوظ رکھتا ہے۔

جدید دنیا میں بھی یہی اصول عالمی قوانین میں نظر آتے ہیں۔ جلیو انکونشتر اور عالمی انسانی حقوق کے منشور میں جنگی حالات میں غیر جنگجو افراد کے تحفظ، قیدیوں کے حقوق اور معاہدوں کی پاسداری پر زور دیا گیا ہے۔ لیکن ان قوانین کی بنیاد وہی اصول ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے صدیوں پہلے اپنی سیرت میں نافذ کیے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبوی منہج نہ صرف اُس وقت کے لیے بلکہ آج کے عالمی نظام کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

نبوی اصول جنگ: دفاع اور ظلم کا خاتمہ

اسلامی تعلیمات میں جنگ کو کبھی جارحیت یا طاقت کے مظاہرے کے طور پر نہیں دیکھا گیا بلکہ اسے صرف ظلم کے خاتمے اور مظلوموں کے دفاع کے لیے مشروع قرار دیا گیا۔ قرآن مجید نے واضح طور پر فرمایا: "اِنَّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ بِاَنۡفُسِهِمْ وَاٰۤیٰتِنَا لَآ اِذۡنَ لِّلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰۤی نَهۡرِهِمۡ لَقَدِيۡرٌ" (الحج: 39)۔ اس آیت سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ جنگ کا مقصد محض دشمن کو زیر کرنا یا زمین پر قبضہ کرنا نہیں بلکہ ظلم کو ختم کرنا اور مظلوموں کو انصاف دلانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت میں اس اصول کو عملی طور پر نافذ کیا اور کبھی جنگ کو ذاتی انتقام یا طاقت کے اظہار کے لیے استعمال نہیں کیا۔

غزوات کے دوران آپ ﷺ نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ جنگی کارروائیاں صرف اس وقت کی جائیں جب دشمن ظلم اور جارحیت پر اتر آئے۔ مثال کے طور پر غزوہ بدر میں مسلمانوں نے دفاعی حکمت عملی اپنائی اور جنگ کا آغاز دشمن کی طرف سے ہوا۔ اسی طرح غزوہ احد اور غزوہ خندق میں بھی مسلمانوں نے اپنی بقا اور دفاع کے لیے لڑائی کی، نہ کہ کسی جارحانہ مقصد کے لیے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نبوی اصول جنگ میں دفاع کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جنگی لشکروں کو روانہ کرتے وقت واضح ہدایات دیں کہ خیانت نہ کریں، بدعہدی نہ کریں، عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کریں، اور عبادت گزاروں کو نقصان نہ پہنچائیں۔ یہ ہدایات اس بات کا عملی ثبوت ہیں کہ جنگ کو ظلم اور بربریت کے بجائے عدل اور رحم کے تابع رکھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لا تَقْتُلُوا شِیۡخًا قَانِیًا وَاُولَآءِ اَطْفَالَ صَغِيۡرٍ وَاُولَآءِ اِمْرَاۃٌ" یعنی "کسی بوڑھے، بچے یا عورت کو قتل نہ کرو" (ابوداؤد، کتاب الجہاد)۔ اس سے یہ اصول قائم ہوا کہ جنگی کارروائیوں میں غیر جنگجو افراد کو نقصان پہنچانا سختی سے ممنوع ہے۔

Published:

June 30, 2025

جدید عالمی قوانین جیسے جیواکنو نشنز بھی انہی اصولوں پر قائم ہیں کہ جنگی حالات میں غیر جنگجو افراد کو تحفظ فراہم کیا جائے اور ظلم و زیادتی سے گریز کیا جائے۔ لیکن یہ قوانین دراصل وہی اصول ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے صدیوں پہلے اپنی سیرت میں نافذ کیے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبوی اصول جنگ نہ صرف اُس وقت کے لیے بلکہ آج کے عالمی نظام کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

طاقت کو عدل اور رحم کے تابع رکھنا

رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت میں یہ اصول قائم کیا کہ طاقت کو کبھی ظلم، انتقام یا بربریت کے لیے استعمال نہ کیا جائے بلکہ اسے عدل اور رحم کے تابع رکھا جائے۔ آپ ﷺ نے جنگی لشکروں کو روانہ کرتے وقت واضح ہدایات دیں کہ خیانت نہ کریں، بد عہدی نہ کریں، عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کریں، اور عبادت گزاروں کو نقصان نہ پہنچائیں۔ یہ ہدایات اس بات کا عملی ثبوت ہیں کہ طاقت کو عدل اور رحم کے تابع رکھا گیا۔

غزوات کے دوران جب دشمن کمزور ہو جاتا یا شکست کھا لیتا، اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو ظلم اور زیادتی سے روک دیا۔ مثال کے طور پر فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان کیا، حالانکہ دشمنوں نے برسوں تک مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا تھا۔ یہ رویہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نبوی منہج میں طاقت کو انتقام کے بجائے عدل اور رحم کے تابع رکھا گیا۔

اسلامی تعلیمات میں عدل کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا: "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ" (النحل: 90)۔ اس آیت سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ طاقت کا استعمال بھی عدل اور احسان کے ساتھ ہونا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت میں اس اصول کو عملی طور پر نافذ کیا اور دشمن کے ساتھ بھی انصاف اور رحم کا برتاؤ کیا۔

جدید دنیا میں بھی یہی اصول عالمی قوانین میں نظر آتے ہیں۔ جیواکنو نشنز اور عالمی انسانی حقوق کے منشور میں جنگی حالات میں عدل اور رحم کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے۔ لیکن یہ قوانین دراصل وہی اصول ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے صدیوں پہلے اپنی سیرت میں نافذ کیے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبوی اصول نہ صرف اُس وقت کے لیے بلکہ آج کے عالمی نظام کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

Published:
June 30, 2025

غیر جنگجو افراد کا تحفظ

رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں غیر جنگجو افراد کے تحفظ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ آپ ﷺ نے بارہا تاکید فرمائی کہ جنگی کارروائیوں میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور عبادت گزاروں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ یہ اصول اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام میں جنگ کو بربریت یا انتقام کے بجائے اخلاقی حدود کے تابع رکھا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے: "لا تقاتلوا شیخاً فانیاً ولا طفلاً صغیراً ولا امرأة" یعنی "کسی بوڑھے، بچے یا عورت کو قتل نہ کرو" (ابوداؤد، کتاب الجہاد)۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ غیر جنگجو افراد کو نقصان پہنچانا سختی سے ممنوع ہے۔

غزوات کے دوران بھی رسول اللہ ﷺ نے اس اصول کو عملی طور پر نافذ کیا۔ مثال کے طور پر غزوہ احد اور غزوہ خندق میں مسلمانوں نے دفاعی حکمت عملی اپنائی اور غیر جنگجو افراد کو محفوظ رکھا۔ اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان کیا گیا اور شہری آبادی کو کسی قسم کے انتقام یا ظلم کا نشانہ نہیں بنایا گیا۔ یہ رویہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نبوی منہج میں دشمن بھی انسانی وقار کا حق دار ہے۔

اسلامی تعلیمات میں اجتماعی انتقام اور نسلی بنیاد پر قتل کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا: "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ" (الانعام: 164) یعنی "کوئی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی"۔ اس آیت سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ کسی فرد کے جرم کی سزا پوری قوم یا نسل کو نہیں دی جاسکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت میں اس اصول کو عملی طور پر نافذ کیا اور اجتماعی انتقام کو سختی سے منع فرمایا۔

جدید عالمی قوانین جیسے جنیوا کنونشنز بھی انہی اصولوں پر قائم ہیں کہ جنگی حالات میں غیر جنگجو افراد کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ لیکن یہ قوانین دراصل وہی اصول ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے صدیوں پہلے اپنی سیرت میں نافذ کیے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبوی اصول نہ صرف اُس وقت کے لیے بلکہ آج کے عالمی نظام کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

قیدیوں کے حقوق

رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں قیدیوں کے حقوق کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ اس دور میں جب فاتح تو میں شکست خوردہ دشمن کو غلام بنا کر ذلت و رسوائی کا نشانہ بناتی تھیں، اسلام نے ایک بالکل مختلف اور انسانی وقار پر مبنی اصول قائم کیا۔ قرآن مجید میں قیدیوں کے بارے میں فرمایا گیا: "وَيُطْعَمُونَ بِالطَّعَامِ عَلَىٰ حَبِّ مَسْكِينَةٍ"

Published:
June 30, 2025

وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا" (الانسان: 8)۔ اس آیت میں قیدیوں کو مسکین اور یتیم کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ بھی شفقت اور حسن سلوک کا برتاؤ کیا جانا چاہیے۔

غزوہ بدر کے بعد جب مسلمان پہلی مرتبہ بڑی تعداد میں قیدیوں کو لائے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔ روایت ہے کہ صحابہ کرام قیدیوں کو اپنا کھانا دیتے اور خود کھجور پر گزارہ کرتے۔ بعض قیدیوں کو تعلیم دینے کے بدلے آزاد کیا گیا، جس سے یہ اصول قائم ہوا کہ علم اور تعلیم کو آزادی کا ذریعہ بنایا جاسکتا ہے۔ بعض کو فدیہ کے ذریعے رہا کیا گیا، اور بعض کو محض احساناً آزاد کر دیا گیا۔ یہ رویہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام میں قیدیوں کو ذلت یا ظلم کا نشانہ بنانے کے بجائے ان کے حقوق محفوظ رکھے گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور انہیں کھانا اور لباس فراہم کرو۔ یہ تعلیم اس وقت کے عالمی رویے سے بالکل مختلف تھی، کیونکہ اس دور میں قیدیوں کو اکثر بھوک، پیاس اور تشدد کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ نبوی منہج نے قیدیوں کو انسانی وقار کے ساتھ زندہ رہنے کا حق دیا۔ جدید دنیا میں جینیوا کنونشن اور بین الاقوامی قوانین قیدیوں کے حقوق کو محفوظ کرنے پر زور دیتے ہیں۔ ان قوانین میں قیدیوں کو کھانا، لباس، طبی سہولتیں اور انسانی وقار کے ساتھ رہنے کا حق دیا گیا ہے۔ لیکن یہ اصول دراصل وہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے صدیوں پہلے اپنی سیرت میں نافذ کیے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبوی اصول نہ صرف اس وقت کے لیے بلکہ آج کے عالمی نظام کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

زخمی اور شکست خوردہ دشمن کے ساتھ برتاؤ

رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں یہ اصول نمایاں طور پر نظر آتا ہے کہ دشمن جب شکست کھا جائے یا زخمی ہو جائے تو اس کے ساتھ ظلم یا انتقام کاروبہ اختیار نہ کیا جائے بلکہ عدل اور رحم کے ساتھ برتاؤ کیا جائے۔ اس دور میں عام طور پر فاتح تو میں شکست خوردہ دشمن پر مزید ظلم کرتی تھیں، ان کے زخموں کو قتل کر دیتی تھیں اور ان کی عزت و وقار کو پامال کرتی تھیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس رویے کو بدل کر ایک نیا معیار قائم کیا۔

فتح مکہ اس کی سب سے روشن مثال ہے۔ مکہ کے مشرکین نے برسوں تک مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا، انہیں جلا وطن کیا، ان کی املاک ضبط کیں اور ان کے خلاف مسلسل سازشیں کیں۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ فتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

Published:
June 30, 2025

"اذھبوا فانتم الطلقاء" یعنی "جاؤ، تم سب آزاد ہو" (ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ)۔ یہ اعلان اس بات کا ثبوت ہے کہ نبوی منہج میں انتقام کے بجائے عفو و درگزر کو ترجیح دی گئی۔

اسی طرح جنگی میدان میں زخمی دشمن پر مزید ظلم کرنے سے سختی سے منع کیا گیا۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا تمثلوا" یعنی "لاشوں کی بے حرمتی نہ کرو" (صحیح مسلم، کتاب الجھاد)۔ اس سے یہ اصول قائم ہوا کہ دشمن کے ساتھ بھی انسانی وقار کا برتاؤ کیا جائے، چاہے وہ شکست خوردہ یا زخمی ہی کیوں نہ ہو۔ اسلامی تعلیمات میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ دشمن کے ساتھ برتاؤ میں عدل اور رحم کو مقدم رکھا جائے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا: "وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَا تَعْدِلُوۡا ۗ اَعْدِلُوۡا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى" (المائدہ: 8)۔ اس آیت سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ دشمنی بھی عدل کے راستے سے ہٹنے کا جواز نہیں بن سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت میں اس اصول کو عملی طور پر نافذ کیا اور دشمن کے ساتھ بھی انصاف اور رحم کا برتاؤ کیا۔

معاهدات اور بدعہدی کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں معاهدات کی پاسداری کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ معاہدہ ایک مقدس ذمہ داری ہے اور اس کی خلاف ورزی نہ صرف دنیاوی نقصان کا باعث بنتی ہے بلکہ آخرت میں بھی سخت وعید کا سبب ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا: "وَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا" (الاسراء: 34) یعنی "عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔ اس آیت سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ معاہدہ ایک ایسا وعدہ ہے جسے توڑنا اللہ کے نزدیک سخت جرم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت میں اس اصول کو عملی طور پر نافذ کیا۔ صلح حدیبیہ اس کی روشن مثال ہے، جہاں بظاہر مسلمانوں کو سخت شرائط پر معاہدہ کرنا پڑا لیکن آپ ﷺ نے امن کو ترجیح دی اور معاہدے کی مکمل پاسداری کی۔ حتیٰ کہ جب بعض شرائط مسلمانوں کے لیے بظاہر نقصان دہ تھیں، آپ ﷺ نے انہیں قبول کیا کیونکہ معاہدے کی پاسداری کو امن اور اعتماد کے قیام کے لیے ضروری سمجھا۔ بعد میں یہی معاہدہ اسلام کے پھیلاؤ اور بین المذاہب تعلقات کے فروغ میں بنیادی کردار ادا بنا۔

اسلامی تعلیمات میں بدعہدی کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آیۃ المنافق ثلاث: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا اٰوَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اٰوْتِمِّنَ خَانَ" (صحیح بخاری، کتاب الایمان)۔ اس حدیث سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ وعدہ خلافی منافقت کی علامت ہے اور مسلمان کو ہمیشہ اپنے وعدے اور معاہدے کی پاسداری کرنی چاہیے۔

Published:
June 30, 2025

جدید عالمی قوانین میں بھی معاہدات کی پاسداری کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ بین الاقوامی تعلقات میں معاہدوں کو توڑنا نہ صرف قانونی جرم ہے بلکہ عالمی اعتماد کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ لیکن یہ اصول دراصل وہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے صدیوں پہلے اپنی سیرت میں نافذ کیے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبوی اصول نہ صرف اُس وقت کے لیے بلکہ آج کے عالمی نظام کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

جدید عالمی انسانی قوانین اور نبوی اصول

جدید دنیا میں جنگی قوانین اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے مختلف عالمی معاہدے اور کنونشنز تشکیل دیے گئے ہیں۔ ان میں سب سے نمایاں جنیوا کنونشنز ہیں، جو جنگی حالات میں غیر جنگجو افراد، زخمیوں، قیدیوں اور شہری آبادی کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے بنائے گئے۔ اسی طرح عالمی منشور انسانی حقوق (Universal Declaration of Human Rights, 1948) نے انسان کی بنیادی آزادیوں اور وقار کو عالمی سطح پر تسلیم کیا۔ ان قوانین کا مقصد یہ ہے کہ جنگی حالات میں بھی انسانیت محفوظ رہے اور طاقتور ریاستیں کمزور قوموں پر ظلم نہ کر سکیں۔

تاہم جب ان قوانین کا تقابلی مطالعہ سیرت نبوی ﷺ کے اصولوں کے ساتھ کیا جاتا ہے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدیوں پہلے وہی اصول عملی طور پر نافذ کیے تھے جو آج عالمی سطح پر قانونی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ مثال کے طور پر:

- جنیوا کنونشنز میں قیدیوں کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے بعد قیدیوں کو تعلیم دینے کے بدلے آزاد کیا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔
- عالمی قوانین میں غیر جنگجو افراد کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور عبادت گزاروں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا۔
- جدید دنیا میں معاہدات کی پاسداری کو قانونی حیثیت دی گئی ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ جیسے معاہدوں کو سخت شرائط کے باوجود پورا کیا اور بدعہدی کو منافقت کی علامت قرار دیا۔

یہ تقابل اس بات کو واضح کرتا ہے کہ نبوی اصول نہ صرف اُس وقت کے لیے بلکہ آج کے عالمی نظام کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ جدید قوانین طاقتور ریاستوں کے ہاتھ میں اکثر کمزور پڑ جاتے ہیں، جبکہ نبوی اصول ایمان، اخلاق اور خوف خدا کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، جس سے ان کی پابندی زیادہ مضبوط اور پائیدار ہو جاتی ہے۔

Published:
June 30, 2025

اس مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگر موجودہ عالمی نظام واقعی امن اور انسانی حقوق کو محفوظ بنانا چاہتا ہے تو اسے نبوی اصولوں کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ اصول انسانیت کو ظلم، انتقام اور بربریت سے بچا کر عدل، رحم اور وقار کی طرف لے جاتے ہیں۔

نتائج

اس تحقیقی مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ سیرت نبوی ﷺ میں جنگ اور امن دونوں انسانی وقار کے تابع ہیں۔ جنگ کو صرف ظلم کے خاتمے اور مظلوموں کے دفاع کے لیے محدود رکھا گیا، جبکہ امن کو اصل اور مطلوب حالت قرار دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت میں یہ اصول قائم کیا کہ طاقت کو کبھی انتقام یا بربریت کے لیے استعمال نہ کیا جائے بلکہ اسے عدل اور رحم کے تابع رکھا جائے۔ غیر جنگجو افراد، عورتیں، بچے، بوڑھے اور عبادت گزار ہمیشہ محفوظ رکھے گئے، قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کیا گیا، زخمی دشمن پر مزید ظلم نہیں کیا گیا، اور فتح کے بعد عام معافی اور عنف و درگزر کو ترجیح دی گئی۔

یہ اصول آج کے عالمی انسانی حقوق اور جنگی قوانین کے لیے مشعل راہ ہیں۔ جیو انکونشنز، عالمی منشور انسانی حقوق اور بین الاقوامی قوانین انہی اصولوں کو قانونی شکل دیتے ہیں، لیکن عملی دنیا میں اکثر طاقتور ریاستیں ان اصولوں کو نظر انداز کر دیتی ہیں۔ اس کے مقابل نبوی منہج کی امتیازی حیثیت یہ ہے کہ یہاں قانون کے ساتھ ساتھ ایمان، اخلاق اور خوفِ خدا بھی شامل ہے، جس سے جنگ اور امن دونوں انسانی وقار کے تابع رہتے ہیں۔

سفارشات

1. بین الاقوامی قوانین کو نبوی اصولوں کی روشنی میں مزید مضبوط کیا جائے تاکہ انسانی وقار ہر حال میں محفوظ رہے۔
 2. تعلیمی نصاب میں سیرت نبوی ﷺ کے جنگی و امن کے اصول شامل کیے جائیں تاکہ نئی نسل ان اقدار سے واقف ہو۔
 3. بین المذاہب مکالمہ کو فروغ دیا جائے تاکہ مختلف مذاہب اور قومیں ایک دوسرے کے ساتھ احترام اور اعتماد کے ساتھ رہ سکیں۔
 4. عالمی ادارے جیسے اقوام متحدہ کو چاہیے کہ وہ نبوی اصولوں کو اپنی پالیسیوں میں شامل کریں تاکہ عالمی امن کو زیادہ پائیدار بنایا جاسکے۔
 5. مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ اپنی خارجہ اور دفاعی پالیسیوں میں سیرت نبوی ﷺ کے اصولوں کو بنیاد بنائیں تاکہ دنیا کو ایک عملی نمونہ فراہم کیا جاسکے۔
- یہ سفارشات اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ سیرت نبوی ﷺ نہ صرف تاریخی اعتبار سے بلکہ موجودہ عالمی نظام کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اگر دنیا ان اصولوں کو اپنائے تو امن، عدل اور انسانی وقار کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

Published:
June 30, 2025

حوالہ جات

1. یوسف القرضاوی۔ فقہ الجہاد: قرآن و سنت کی روشنی میں اصول و اخلاق کا تقابلی مطالعہ۔ قاہرہ: وہبہ، 2009۔
2. محمد ہاشم کمالی۔ اسلام میں آزادی، مساوات اور انصاف۔ کیمبرج: اسلامک ٹیکسٹ سوسائٹی، 2002۔
3. روڈولف ہیڈرز۔ اسلام اور نوآبادیات: جدید تاریخ میں جہاد کا نظریہ۔ دی ہیگ: موٹن، 1979۔
4. محمد طاہر القادری۔ اسلام: امن اور انسانی حقوق۔ لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2012۔
5. عبدالعزیز سچیدانہ۔ اسلامی جمہوری کثرتیت کی جڑیں۔ آکسفورڈ: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2001۔
6. ڈبلیو۔ موننگری واٹ۔ مدینہ میں محمد ﷺ۔ آکسفورڈ: کلیئرینڈن پریس، 1956۔
7. برنارڈ جی۔ وائس۔ اسلامی قانون کی روح۔ ایٹھنز: یونیورسٹی آف جارجیا پریس، 1998۔